Maqama Literature CC-8

کہانیاں اور قصے لکھنا ادب کے گراں قدر فنون میں سے ایک فن ہے اس کے ذریعے فکر کو کھیل کود اور تفریحی باتوں میں مشغول کرکے نفس کی کدورت دور کی جاتی اور اسے سکون و آرام پہونچایا جاتا ہے۔ نیز پُرحکمت باتوں سے عقل کی اصلاح و تربیت کی جاتی ہے لیکن مختلف اسباب سے عرب والوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تھی، یہاں تک کہ ابن المقفع نے نثر نگاری اور قصہ نویسی کی داغ بیل ڈالی، پھر اس نے اور اس کے ساتھیوں نے کلیلہ و دمنہ، ہزار افسانہ، الصنم الذہب وغیرہ جیسی کتابوں کے تراجم کئے جن سے عربوں کو اس قسم کی تصانیف کا شوق پیدا ہوا اور یہ تراجم ان کے لئے نمونہ بنے۔

مقامات نویسی:- مقامہ اس مختصر، دلپسند و خوش اسلوب کہانی کو کہتے ہیں جس میں کوئی نصیحت یا لطیفہ ہو۔ دراصل یہ مقام سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں کھڑے ہونے کی جگہ۔ پھر ذرا اس کے معنی میں وسعت پیدا کرکے اسے جگہ اور

مجلس کے معنوں میں استعمال کرنے لگے، پھر کثرت استعمال سے مجلس میں بیٹھنے والوں کو مقامہ کہنے لگے، جیسے مجلس سے مراد مجلس میں بیٹھنے والے ہو جاتے ہیں۔ پھر بڑھتے بڑھتے مجلس میں پڑھے جانے والے خطبہ، پند و نصیحت وغیرہ کو بھی مقامہ یا مجلس کہنے لگے۔ چنانچہ مقامات الخطباء کے معنی ہیں خطیبوں کی تقاریر اور مقامات القصاص کے معنی ہیں قصہ گویوں کی کہانیاں اور مقامات الزہاد کا مفہوم ہے زاہدوں کے پند و نصائح۔

کہانیوں کی یہ صنف عہد بنی عباس کے وسط میں پیدا ہوئی، یہی وہ زمانہ تھا جب ادب اور فنِ انشاء پردازی اپنے شباب پر تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مقامات نگاری کی ابتداء ابن فارس نے کی۔ پھر ان کی تقلید میں ان کے شاگرد علامہ بدیع الزماں ہمدانی نے مقامات لکھے جو اتنے عمدہ اور دلچسپ تھے کہ ان کی وجہ سے وہ اس فن کے امام مان لئے گئے۔

مقامہ سے مقصود نہ تو جمالِ حکایت ہے نہ حسنِ وعظ اور نہ افادۂ علمی، بلکہ وہ ایک فنِ ادبی تحریر کا ٹکڑا ہے جس میں خوش نما سجع کے طرز پر غریب الفاظ، نادر تراکیب اصطلاحی جمع کئے جاتے ہیں جو وہ اثر آفرینی سے زیادہ طبیعت کو مسرور کرتے اور فائدہ بخشی سے زیادہ لذت بخشتے ہیں۔ اس لئے اس موضوع پر جو کچھ لکھا گیا اس میں فنِ افسانہ نگاری کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

چنانچہ مقامات لکھنے والوں نے قصہ نگاری، کہانی میں رنگ بھرنے اور اس کے کرداروں کی تحلیل نفسی پر کوئی توجہ نہ دی، بلکہ انھوں نے اپنی تمام تر توجہ تحسینِ لفظی پر مبذول رکھی۔

مقامہ عام طور پر ایک معمولی سے واقعہ کے ارد گرد گھومتا ہے، جس کا تعلق ایک شخص ہی سے ہوتا ہے جسے اصطلاحِ فن میں "ہیرو" کہتے ہیں۔ مثلاً یہ ہیرو مقاماتِ بدیع میں ابوالفتح اسکندری اور مقاماتِ حریری میں ابوزید سروجی ہے۔